سوال

(88) کیا بعد نماز فرض کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے یا نہیں ۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعد فرض نماز کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاتھ اٹھا کر بعد نماز فرض کے دعا مانگنا درست ہے ۔ کتاب عمل الیوم واللیلہ لابن السنی میں ہے ۔ حدثنی احمد بن الحسن حدثنا ابو اسحق یعقوب بن خالد بن یزید الباسی حدثنا عبد العزیز بن عبد الرحمن القرشی عن خصیف عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من عبد بسط کفیہ فی دبر کل صلوۃ ثم یقول اللھم الٰھی والہ ابراہیم واسحق ویعقوب والہ جبریل ومیکائیل و اسرافیل اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی بتلی وتنالنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنہا الفقر فانی متمسکن الا کان حقا علی اللہ عزوجل ان لا یرد یدیہ خائبتین ۔ یعنی انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ ہر نماز کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلائے پھر کہے اللھم الٰھی والہ ابراہیم الخ تو اللہ تعالیٰ اس کے دونوں ہاتھوں کو نامراد نہیں پھیرتا ۔'' اس حدیث سے ثابت ہوا، کہ بعد فرض نماز کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے ۔ اس حدیث کے راویوں میں ایک راوی عبد العزیز بن عبد الرحمن اگر متکلم فیہ ہے ۔ جیسا کہ میزان الاعتدال وغیرہ میں مذکور ہے ۔ لیکن اس کا متکلم فیہ ہونا ثبوت جواز واستحباب کے منافی نہیں، کیوں کہ حدیث ضعیف سے جو موضوع نہ ہو استحباب و جواز ثابت ہوتا ہے ۔ قال فی فتح القدیر فی الجنائز والاستحباب یثبت بالضعیف غیر الموضوع الخ تفسیر ابن کثیر میں ہے : قال ابن ابی حاتم حدثنا ابی حدثنا ابو معمر المقری حدثنی عبد الوارث حدثنا علی بن زید عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدہ بعد ما سلم وہو مستقبل القبلۃ فقال اللھم خلص الولید بن الولید وعیاش بن ابی ربیعۃ وسلمۃ بن ہشام وضعفۃ المسلمین الذین لایستطیعون حیلۃ ولا یہتدون سبیلا من ایدی الکفار ذکرہ الحافظ ابن کثیر فی تفسیر اٰیۃ الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان لایستطیعون حیلۃ ولا یہتدون سبیلا ۔ یعنی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد سلام پھیرنے کے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا، اور آپ قبلہ رو تھے پس کہا، اللھم خلص الولید بن الولید الخ اس حدیث کے راویوں میں علی بن زید ہے، جس کو حافظ ابن حجر نے تقریب میں ضعیف کہا ہے، لیکن اس کا ضعیف ہونا ثابت جواز واستحباب کے منافی نہیں ہے ۔ کمامر، مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے ۔ عن الاسود بن عامر عن ابیہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر فلا سلم انحرف ورفع یدیہ ودعا الحدیث یعنی عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی، پس جب آپ نے سلام پھیرا تو قبلہ کی طرف سے منحرف ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا کی ۔ ان احادیث سے بعد نماز فرض کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا قولاً فعلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

جلد3ص218